اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تلاوت کی فضیلت

شیطان اِس رسالے سے بہت روکے گا مگر آپ پڑھ لیجئے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا بیش بہا خزانہ ہاتھ آئیگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ ذیشان، محبوبِ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُل صراط پر نور ہے جو روزِ جُمعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (اَلجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص ۳۲۰ حدیث ۵۱۹۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

یہی ہے آرزو تعلیمِ قراں عام ہو جائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔

واہ کیا بات ہے عاشقِ قراٰن کی

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بُنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی روزانہ ایک بار ختمِ قراٰن پاک فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **ہمیشہ دن کو روزہ** رکھتے اور ساری رات قِیام (عبادت) فرماتے، جس مسجِد سے گزرتے اس میں دو رَکعت (تحیۃ المسجد) ضَرور پڑھتے۔ تحدیثِ نعمت کے طور پر فرماتے ہیں: میں نے جامع مسجِد کے ہر سُتُون کے پاس **قراٰنِ پاک** کاختم اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گِریہ کیا ہے۔ نَماز اور **تِلاوتِ قراٰن** کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو خُصوصی مَحَبَّت تھی، آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ پر ایسا کرم ہوا کہ رشک آتا ہے چُنانچِہ وفات کے بعد دورانِ تدفین **اچانک ایک اینٹ سَرَک کر اندر چلی گئی، لوگ اینٹ اٹھانے** کیلئے جب **جُھکے** تو یہ دیکھ کر حیران رَہ گئے کہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **قَبْر میں کھڑے ہو کر نَماز پڑھ رہے ہیں!** آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے گھر والوں سے جب معلوم کیا گیا تو شہزادی صاحِبہ نے بتایا: والدِ محترم علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم

روزانہ دُعا کیا کرتے تھے: ''یا اللہ! اگر تُو کسی کو وفات کے بعد قَبْر میں نَماز پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے تو مجھے بھی مُشرّف فرمانا۔'' منقول ہے: جب بھی لوگ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ پُر اَنوار کے قریب سے گزرتے تو قبرِ انور سے تِلاوتِ قراٰن کی آواز آرہی ہوتی۔ (حِلیۃُ الاولیاء ج ۲ ص ۳۶۲۔۳۶۶ مُلتَقطاً دار الکتب العلمیۃ) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم

وہ جسم میلا نہیں ہوتا بدن میلا نہیں ہوتا
خدا کے اولیا کا تو کفن میلا نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایک حَرف کی دس نیکیاں

قراٰنِ مجید، فُرقانِ حمید اللہ رَبُّ الانام عَزَّوَجَلَّ کا مبارَک کلام ہے، اِس کا پڑھنا، پڑھانا اور سننا سنانا سب ثواب کا کام ہے۔ قراٰنِ پاک کا ایک حَرف

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالٰی اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

پڑھنے پر 10 نیکیوں کا ثواب ملتا ہے، چُنانچہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، شَفِیعُ الْمُذْنِبِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ دِلنشین ہے: ''جو شخص کتابُ اللہ کا ایک حَرف پڑھے گا، اُس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہو گی۔ میں یہ نہیں کہتا الٓمّٓ ایک حَرف ہے، بلکہ اَلِف ایک حَرف، لام ایک حَرف اور میم ایک حَرف ہے۔'' (سُنَنُ التِّرمِذی ج ٤ ص ٤١٧ حدیث ٢٩١٩)

تلاوت کی توفیق دیدے الٰہی
گناہوں کی ہو دور دل سے سیاہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بہترین شخص

نبیِ مکرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شَہَنشاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ معظَّم ہے: خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قراٰن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔ (صَحِیحُ البُخارِی ج ۳

ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) حضرتِ سیِّدُ نا ابو عبدالرحمٰن سُلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجِد میں قرانِ پاک پڑھایا کرتے اور فرماتے: اِسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھا رکھا ہے۔ (فَیضُ القَدیر ج۳ ص۶۱۸ تحتَ الحدیث۳۹۸۳)

اللہ مجھے حافظِ قراٰن بنا دے
قراٰن کے اَحکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قراٰن شَفاعت کر کے جنّت میں لے جائے گا

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم، رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جس شخص نے قراٰنِ پاک سیکھا اور سکھایا اور جو کچھ قراٰنِ پاک میں ہے اس پر عمل کیا، قراٰن شریف اس کی شَفاعت کریگا اور جنّت میں لے جائے گا۔ (تاریخ دمشق لابن عساکِر ج ۴۱ ص ۳، اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر لِلطَّبَرانی

فرمانِ مصطفٰے : (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام درودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔

ج۱۰ ص۱۹۸ حدیث ۱۰۴۵۰)

الٰہی خوب دیدے شوق قراں کی تلاوت کا
شَرَف دے گنبدِ خضرا کے سائے میں شہادت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آیت یا سنّت سکھانے کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے رِوایت ہے کہ جس شخص نے قراٰنِ مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سنّت سکھائی قِیامت کے دن **اللہ** تعالٰی اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہوگا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۲۸۱ حدیث۲۲۴۵۴)

تلاوت کروں ہر گھڑی یا الٰہی
بکوں نہ کبھی بھی میں واہی تباہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ایک آیت سکھانے والے کیلئے قیامت تک ثواب!

ذُوالنُّورین، جامع القراٰن حضرتِ سیِّدُنا عثمان ابنِ عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ تاجدارِ مدینۂ منوّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس نے قراٰنِ مُبین کی ایک آیت سکھائی اس کے لیے سیکھنے والے سے دُگنا ثواب ہے۔ ایک اور حدیثِ پاک میں حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رِوایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، شفیعُ الْمُذْنِبِین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جس نے قراٰنِ عظیم کی ایک آیت سکھائی جب تک اس آیت کی تلاوت ہوتی رہے گی اس کے لیے ثواب جاری رہے گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع ج۷ ص۲۸۲ حدیث ۲۲۴۵۵۔۲۲۴۵۶)

تلاوت کا جذبہ عطا کر الٰہی
مُعاف فرما میری خطا ہر الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللّٰہ تعالیٰ قِیامت تک اَجر بڑھاتا رہیگا

ایک حدیث شریف میں ہے: جس شخص نے کتابُ اللہ کی ایک آیت یا علم کا ایک باب سکھایا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تا قِیامت اس کا اجر بڑھاتا رہیگا۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ج۵۹ ص۲۹۰)

عطا ہو شوق مولیٰ مدرَسے میں آنے جانے کا
خدایا ذوق دے قراٰن پڑھنے کا پڑھانے کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

ماں کے پیٹ میں 15 پارے حِفظ کر لئے

''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' سے ایک مفید **عرض** اور ایمان افروز ارشاد ملاحظہ فرمایئے:

عرض: حضور! ''تقریبِ بِسْمِ اللہ'' کی کوئی عمر شرعاً مقرر ہے؟

ارشاد: شرعاً کچھ مقرّر نہیں، ہاں مشائخِ کرام (رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلام) کے یہاں

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

چار برس چار مہینے چار دن مقرّر رہیں۔ حضرت خواجہ قطبُ الحقِّ وَالدّین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر جس دن چار برس چار مہینے چار دن کی ہوئی (تو) ''تقریب ''بِسْمِ اللہ'' مقرّر ہوئی، لوگ بلائے گئے۔ حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تشریف فرما ہوئے۔ بِسْمِ اللہ پڑھانا چاہی مگر اِلہام ہوا کہ ٹھہرو! حمید الدین ناگوری آتا ہے وہ پڑھائے گا۔ اِدھر ناگور میں قاضی حمید الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو اِلہام ہوا کہ جلد جا میرے ایک بندے کو ''بِسْمِ اللہ'' پڑھا۔ قاضی صاحِب فوراً تشریف لائے اور آپ سے فرمایا: صاحبزادے پڑھئے! بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ آپ نے پڑھا: اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ○ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ اور شروع سے لے کر پندرہ پارے حِفظ سنا دیئے۔ حضرت قاضی صاحِب اور خواجہ صاحِب نے فرمایا: ''صاحبزادے آگے پڑھئے! فرمایا: میں نے اپنی ماں کے شِکم (پیٹ) میں اِتنے ہی سُنے تھے اور

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔

اِسی قدر اُن (یعنی امّی جان) **کو یاد تھے، وہ مجھے بھی یاد ہوگئے!** (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۴۸۱ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

خدا اپنی الفت میں صادِق بنا دے
مجھے مصطفٰے کا تو عاشق بنا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

افسوس! اسلامی معلومات کی کمی کی وجہ سے آج مسلمانوں کی بَہُت بڑی تعداد قراٰنِ پاک پڑھنے پڑھانے، سُننے سنانے اور چُھونے اٹھانے وغیرہ کے شَرعی اَحکام سے نابلد ہے۔ اِشاعتِ عِلم کا ثواب پانے اور مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے کی **نیّت** سے قراٰنِ پاک کے بارے میں رنگ برنگے مَدَنی پھولوں کا گلدستہ پیش کرتا ہوں۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللّٰہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

”قراٰن تمام ہی کُتُب سے افضل ہے“ کے اکیس حُرُوف کی نسبت سے تِلاوت کے 21 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ صبح قراٰنِ مجید کو چُومتے تھے اور فرماتے: ”یہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔“ (دُرِّمُختار ج ۹ ص ٦٣٤ دار المعرفة بيروت) ﴿۲﴾ تلاوت کے آغاز میں اعوذ پڑھنا مُستَحَب ہے اور ابتِد ائے سورت میں بسم اللہ سنّت، ورنہ مُستَحَب (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۳ ص ۵۵۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) ﴿۳﴾ سورۂ براءَت (سورۂ توبہ) سے اگر تلاوت شروع کی تو اَعُوْذُ بِاللّٰه (اور) بِسْمِ اللّٰه (دونوں) کہہ لیجئے اور جو اس کے پہلے سے تلاوت شروع کی اور سورۂ توبہ (دورانِ تِلاوت) آگئی تو تَسمِیہ (یعنی بِسْمِ اللّٰه شریف) پڑھنے کی حاجت نہیں۔ اور اس کی ابتِدا میں نیا تَعَوُّذ (تَعَو۔ وُذ) جو آج کل کے حافظوں نے نکالا ہے، بے اَصل ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ سورۂ توبہ ابتِداءً بھی پڑھے جب بھی بِسْمِ اللّٰه

نہ پڑھے یہ مَحض غَلَط ہے(اَیضاً ص ۵۵۱) ﴿۴﴾ باوُضو، قبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تِلاوت کرنا مُسْتَحَب ہے (اَیضاً ص ۵۵۰) ﴿۵﴾ قرانِ مجید دیکھ کر پڑھنا، زَبانی پڑھنے سے اَفضل ہے کہ یہ پڑھنا بھی ہے اور دیکھنا اور ہاتھ سے اس کا چُھونا بھی اور یہ سب کام عِبادت ہیں۔(غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۵) ﴿۶﴾ قرانِ مجید کو نہایت اچھی آواز سے پڑھنا چاہیے، اگر آواز اچھی نہ ہو تو اچھی آواز بنانے کی کوشش کرے، مگر لَحن کے ساتھ پڑھنا کہ حُروف میں کمی بیشی ہوجائے جیسے گانے والے کیا کرتے ہیں یہ ناجائز ہے، بلکہ پڑھنے میں قواعِدِ تجوید کی رعایت کیجئے (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۹، ص ۶۹۴) ﴿۷﴾ قرانِ مجید بلند آواز سے پڑھنا اَفضل ہے جب کہ کسی نَمازی یا مریض یا سوتے کو اِیذا نہ پہنچے۔(غُنْیَۃُ الْمُتَمَلّی ص ۴۹۷) ﴿۸﴾ جب قرانِ پاک کی سورَتیں یا آیَتیں پڑھی جاتی ہیں اُس وقت بعض لوگ چپ تو رہتے ہیں مگر اِدھر اُدھر دیکھنے اور دیگر حرکات واشارات وغیرہ سے باز نہیں آتے، ایسوں کی خدمت میں عرض ہے کہ چپ رہنے کے ساتھ ساتھ غور سے سننا بھی لازِمی ہے جیسا کہ فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

352 پر میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: قراٰنِ مجید پڑھا جائے اسے کان لگا کر غور سے سُننا اور خاموش رہنا فرض ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:) وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾ (پ ۹ الاعراف ۲۰۴) (ترجَمۂ کنزالایمان: اور جب قراٰن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو)

﴿۹﴾ جب بلند آواز سے قراٰن پڑھا جائے تو تمام حاضِرین پر سُننا فرض ہے، جب کہ وہ مجمع سُننے کے لئے حاضر ہو ورنہ ایک کا سننا کافی ہے، اگرچہ اور (لوگ) اپنے کام میں ہوں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۵۲ مُلَخَّصاً)

﴿۱۰﴾ مجمع میں سب لوگ بلند آواز سے پڑھیں یہ حرام ہے، اکثر تیجوں میں سب بلند آواز سے پڑھتے ہیں یہ حرام ہے، اگر چند شخص پڑھنے والے ہوں تو حکم ہے کہ آہستہ پڑھیں۔ (بہارِشریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۲)

﴿۱۱﴾ مسجد میں دوسرے لوگ ہوں، نَماز یا اپنے وِرد و وظائف پڑھ رہے ہوں

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

اُس وقت فَقَط اتنی آواز سے تلاوت کیجئے کہ صرف آپ خود سن سکیں برابر والے کو آواز نہ پہنچے ﴿۱۲﴾ بازاروں میں اور جہاں لوگ کام میں مشغول ہوں بلند آواز سے پڑھنا ناجائز ہے، لوگ اگر نہ سُنیں گے تو گناہ پڑھنے والے پر ہے اگر کام میں مشغول ہونے سے پہلے اِس نے پڑھنا شروع کر دیا ہو اور اگر وہ جگہ کام کرنے کے لیے مقرّر نہ ہو تو اگر پہلے پڑھنا اِس نے شروع کیا اور لوگ نہیں سنتے تو لوگوں پر گناہ اور اگر کام شروع کرنے کے بعد اِس نے پڑھنا شروع کیا، تو اِس (یعنی پڑھنے والے) پر گناہ (غُنیَۃُ المُتَمَلّی ص ٤۹۷) ﴿۱۳﴾ جہاں کوئی شخص علمِ دین پڑھا رہا ہے یا طالبِ علم علمِ دین کی تکرار کرتے یا مُطالَعہ دیکھتے ہوں، وہاں بھی بلند آواز سے پڑھنا منع ہے۔ (ایضاً) ﴿۱٤﴾ لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سِمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔ (ایضاً ص ٤۹٦) ﴿۱۵﴾ غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ مجید پڑھنا، ناجائز

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھے۔

افضل ہے (اَیضاً) ﴿۱۶﴾ قرانِ مجید سُننا، تلاوت کرنے اور نَفل پڑھنے سے افضل ہے (اَیضاً ص ۴۹۷) ﴿۱۷﴾ جو شخص غَلَط پڑھتا ہو تو سُننے والے پر واجب ہے کہ بتادے، بشرطیکہ بتانے کی وجہ سے کینہ وحسد پیدا نہ ہو۔ (اَیضاً ص ۴۹۸) ﴿۱۸﴾ اسی طرح اگر کسی کا مُصحَف شریف (قرانِ پاک) اپنے پاس عارِیَت (یعنی وقتی طور پر لیا ہوا) ہے، اگر اس میں کِتابت کی غَلَطی دیکھے، (تو جس کا ہے اُسے) بتادینا واجِب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصّہ ۳ ص ۵۵۳) ﴿۱۹﴾ گرمیوں میں صبح کو قرانِ مجید ختم کرنا بہتر ہے اور سردیوں میں اوّل شب کو کہ حدیث میں ہے: ''جس نے شروع دن میں قران ختم کیا، شام تک فِرِشتے اس کے لیے اِستِغفار کرتے ہیں اور جس نے اِبتِدائے شب میں ختم کیا، صبح تک اِستِغفار کرتے ہیں۔'' گرمیوں میں چُونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے وَقت ختم کرنے میں اِستِغفارِ ملائکہ زیادہ ہوگی اور جاڑوں (یعنی سردیوں) کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے اِستِغفار زیادہ ہوگی۔ (غُنیَۃُ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

المُتَمَلّی ص٤٩٦) ﴿٢٠﴾ جب قرانِ پاک **ختم** ہو تو تین بار سورۂ اِخلاص پڑھنا **بہتر** ہے۔ اگرچہ **تراویح** میں ہو، البتّہ اگر فرض نماز میں ختم کرے تو ایک بار سے زیادہ نہ پڑھے۔ (غُنیۃُ المُتَمَلّی ص٤٩٦) ﴿٢١﴾ **ختمِ قران کا طریقہ** یہ ہے کہ سورۂ ناس پڑھنے کے بعد سورۂ فاتحہ اورسورۂ بقرہ سے وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ تک پڑھئے اور اس کے بعد دعا مانگئے کہ یہ **سنّت** ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں: "**نبیِّ کریم**، رءوفٌ رَّحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم جب " قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۝ " پڑھتے تو سورۂ فاتحہ شروع فرماتے پھر سورۂ بقرہ سے "وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ " تک پڑھتے پھر ختم قران کی دعا پڑھ کر کھڑے ہوتے۔ (اَلْاِتقان فِی عُلُوْمِ القُراٰن، ج١، ص١٥٨)

اِجابت کا سہرا عنایت کا جوڑا
دُلہن بن کے نکلی دُعائے محمد

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔

مَدَنی مُنّے نے راز فاش کر دیا!

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **ابوالحسن محمد بن اسلم طوسی** علیہ رحمۃ اللہِ القوی اپنی **نیکیاں چھپانے** کا بے حد خیال فرماتے یہاں تک کہ ایک بار فرمانے لگے: اگر میرا بس چلے تو میں کِراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرِشتوں) سے بھی چُھپ کر عبادت کروں! راوی کہتے ہیں: میں **بیس برس** سے زیادہ عرصہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی صحبت میں رہا مگر جمعۃ المبارک کے علاوہ کبھی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو دو رَکعت نَفل بھی پڑھتے نہیں دیکھ سکا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پانی کا کوزہ لیکر اپنے کمرۂ خاص میں تشریف لے جاتے اور اندر سے دروازہ بند کر لیتے تھے۔ میں کبھی بھی نہ جان سکا کہ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کمرے میں کیا کرتے ہیں، یہاں تک کہ ایک دن آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مَدَنی مُنّا زور زور سے رونے لگا۔ اس کی امّی جان چُپ کروانے کی کوشش کر رہی تھیں، میں نے کہا: مَدَنی مُنّا آخر اس قَدَر کیوں رو رہا ہے؟ بی بی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔

صاحِبہ نے فرمایا: اس کے ابّو (حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی) اس کمرے میں داخل ہوکر تلاوتِ قراٰن کرتے ہیں اور روتے ہیں تو یہ بھی ان کی آواز سن کر رونے لگتا ہے! شیخ ابوعبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن طُوسی علیہ رحمۃ اللہِ القوی (ریاکاریوں کی تباہ کاریوں سے بچنے کی خاطر) نیکیاں چھپانے کی اِس قدر سعی فرماتے تھے کہ اپنے اُس کمرۂ خاص سے عبادت کرنے کے بعد باہَر نکلنے سے پہلے اپنا منہ دھوکر آنکھوں میں سُرمہ لگا لیتے تا کہ چہرہ اور آنکھیں دیکھ کر کسی کو اندازہ نہ ہونے پائے کہ یہ روئے تھے! (حلیۃ الاولیاء ج۹ ص۲٥٤) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

سبحٰنَ اللّٰہ ! ایک طرف نیکیاں چھپانے والے وہ مُخلِص صالح انسان اور آہ! دوسری طرف اپنی نیکیوں کا بڑھا چڑھا کر ڈھنڈورا پیٹنے والے ہم جیسے اِخلاص سے عاری نادان! کہ اوّل تو نیکی ہو نہیں پاتی ہے کبھی ہو بھی گئی تو ریاکاری لاگو پڑ جاتی ہے۔ ہائے! ہائے! ؎

نفسِ بدکار نے دل پر یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قرانِ کریم کے حُرُوف کی دُرُست مَخارِج سے ادائیگی اور غلط پڑھنے سے بچنا فرضِ عین ہے

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "بِلاشُبہ اتنی تجوید جس سے تَصحِیح (تَص۔حی۔ح) حُروف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابق حُروف کو دُرُست مخارج سے ادا کر سکے)، اور غلَط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے، فرضِ عَین ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ص۳۴۳)

قراٰن پڑھنے والے مَدَنی مُنّوں کی فضیلت

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمین والوں پر عذاب کرنے کا ارادہ فرماتا ہے لیکن جب بچّوں کو قراٰنِ پاک پڑھتے سنتا ہے تو عذاب کو روک لیتا ہے۔

(سُنَنِ دارمی ج۲ ص۵۳۰ حدیث ۳۳۴۵ دار الکتاب العربی بیروت)

ہو کرم اللہ! حافِظ مدنی مُنّوں کے طفیل
جگمگاتے گُنبدِ خضرا کی کرنوں کے طفیل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، "دعوتِ اسلامی" کے تحت دنیا کے مختلف ممالِک میں بے شمار مدارِس بنام **مَدرَسۃُ المَدِینہ** قائم ہیں۔ جن میں تادمِ تحریر صرف پاکستان میں پچاس ہزار مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں حِفظ وناظرہ کی مفت تعلیم حاصل کر رہے ہیں، نیز لاتعداد مساجد و مقامات پر **مَدرَسۃُ المَدِینہ** (بالِغان) کا بھی

اہتمام ہوتا ہے، جن میں دن کے اندر کام کاج میں مصروف رہنے والوں کو عُموماً نَمازِ عشا کے بعد تقریباً 40 مِنَٹ کیلئے دُرُست **قراٰنِ مجید** پڑھنا سکھایا جاتا، مختلف دعائیں یاد کروائی جاتیں اور سنّتیں بھی سکھائی جاتی ہیں۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** اسلامی بہنوں کیلئے بھی **مدارِسُ المدینہ** (بالِغات) قائم ہیں۔

"خوب قراٰنِ پاک پڑھو" کے چودہ حُروف کی نسبت سے سجدۂ تلاوت کے 14 مَدَنی پھول

﴿1﴾ آیتِ سجدہ پڑھنے یا سننے سے سجدہ **واجِب** ہو جاتا ہے۔ (الھِدایہ، ج ۱ ص ۷۸ دار احیاء التراث العربی بیروت) ﴿۲﴾ فارسی یا کسی اور زبان میں (بھی اگر) آیت کا ترجَمہ پڑھا تو پڑھنے والے اور سننے والے پر سجدہ واجِب ہو گیا، سننے والے نے یہ سمجھا ہو یا نہیں کہ آیتِ سجدہ کا ترجَمہ ہے، البتّہ یہ ضَرور ہے کہ اسے نہ معلوم ہو تو بتا دیا گیا ہو کہ یہ آیتِ سجدہ کا ترجَمہ تھا اور آیت پڑھی گئی ہو تو اس کی ضَرورت نہیں کہ سننے والے کو آیتِ سجدہ ہونا بتایا گیا ہو۔ (فتاوٰی

عالمگیری ج۱ص۱۳۳ کوئٹہ) ﴿۳﴾ **پڑھنے میں یہ شرط** ہے کہ اتنی آواز میں ہو کہ اگر کوئی عُذر نہ ہو تو خود سُن سکے۔ (بہارِ شریعت ج۱حصّہ۴ص۷۲۸) ﴿٤﴾ **سننے** والے کے لئے یہ ضَروری نہیں کہ بِالقَصد (یعنی ارادۃً) سُنی ہو، بِلا قَصد (یعنی بِلا ارادہ) سُننے سے بھی سجدہ **واجِب** ہو جاتا ہے۔ (الہِدایہ ج ۱ ص۷۸) ﴿٥﴾ اگر اتنی آواز سے آیت پڑھی کہ سن سکتا تھا مگر شور وغل یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سنی تو سجدہ واجِب ہو گیا اور اگر مَحض ہونٹ ہلے آواز پیدا نہ ہوئی تو واجب نہ ہوا۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۱ص۱۳۲) ﴿٦﴾ **سجدہ** واجب ہونے کے لئے **پوری آیت** پڑھنا ضَروری نہیں بلکہ وہ لفظ جس میں **سجدے کا مادّہ** پایا جاتا ہے اور اس کے ساتھ قبل یا بعد کا کوئی لفظ ملا کر پڑھنا کافی ہے۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ٦٩٤)

﴿۷﴾ **سَجدۂ تِلاوت کا طریقہ:** سجدے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

کہے، پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا سنّت ہے اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مُستَحَب۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۸﴾ سجدۂ تلاوت کے لئے اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھانا ہے نہ اس میں تشہُّد (یعنی اَلتَّحِیّات) ہے نہ سلام۔(تَنوِیرُ الْاَبصار ج ۲ ص ۷۰۰) ﴿۹﴾ اس کی نیّت میں یہ شرط نہیں کہ فُلاں آیت کا سجدہ ہے بلکہ مُطلقاً سجدۂ تلاوت کی نیّت کافی ہے۔(دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج ۲ ص ۶۹۹) ﴿۱۰﴾ آیتِ سجدہ بیرونِ نماز (یعنی نماز کے باہَر) پڑھی تو فوراً سجدہ کر لینا واجِب نہیں ہاں بہتر ہے کہ فوراً کر لے اور وُضو ہو تو تاخیر مکروہِ تنزیہی۔(دُرِّمُختار ج ۲ ص ۷۰۳) ﴿۱۱﴾ اُس وقت اگر کسی وجہ سے سجدہ نہ کر سکے تو تلاوت کرنے والے اور سامع (یعنی سننے والے) کو یہ کہہ لینا مُستَحَب ہے:

سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ٭ غُفۡرَانَکَ رَبَّنَا وَ اِلَیۡکَ الۡمَصِیۡرُ ﴿۲۸۵﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: ہم نے سُنا

اور مانا، تیری معافی ہوا ے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ (پ ٣ البقرۃ: ٢٨٥)

(رَدُّالْمُحتار ج ٢، ص ٧٠٣) ﴿١٢﴾ ایک مجلس[1] میں سجدے کی ایک آیت کو بار بار پڑھا یا سنا تو ایک ہی سجدہ واجِب ہوگا، اگرچہ چند شخصوں سے سنا ہو یونہی اگر آیت پڑھی اور وُہی آیت دوسرے سے سنی جب بھی ایک ہی سجدہ واجِب ہوگا۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالمُحتار ج ٢ ص ٧١٢)

﴿١٣﴾ پوری سورت پڑھنا اور آیتِ سجدہ چھوڑ دینا مکروہِ تحریمی ہے اور صرف آیتِ سجدہ کے پڑھنے میں کراہت نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ دو ایک آیت پہلے یا بعد کی ملا لے۔ (دُرِّمُختار ج ٢، ص ٧١٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

حاجت پوری ہونے کیلئے

﴿١٤﴾ (اَحناف یعنی حنفیوں کے نزدیک قراٰن پاک میں سجدے کی 14 آیتیں ہیں)

مدینہ

[1] مجلس کی تعریف وتفصیلات مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت جلد 1 حصّہ 4 ص 736 پر ملاحظہ فرمائیے۔

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جس مقصد کے لیے ایک مجلس میں سجدہ کی سب (یعنی 14) آیتیں پڑھ کر سجدے کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا مقصد پورا فرمادے گا۔ خواہ ایک ایک آیت پڑھ کر اس کا سجدہ کرتا جائے یا سب کو پڑھ کر آخر میں 14 سجدے کرلے۔

(بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ٤ ص ۷۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

14 آیات سجدہ

(۱) ﴿ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ۩ ﴾ (پ ۹ اَعْرَاف ۲۰۶)

(۲) ﴿ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ ظِلٰلُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ۩ ﴾ (پ ۱۳ رَعد ۱۵)

(۳) ﴿ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ۩ ﴾ (پ ۱٤ نَحل ٤۹)

(٤) ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۙ﴿۱۰۷﴾
وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ
يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ۩﴿۱۰۹﴾ ﴾ (پ١٥ بنی اِسرائیل ١٠٧۔١٠٩)

(٥) ﴿ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا ۩﴿۵۸﴾ ﴾ (پ١٦ مریم ٥٨)

(٦) ﴿ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ
وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَكَثِيْرٌ حَقَّ
عَلَيْهِ الْعَذَابُ ؕ وَمَنْ يُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۩﴿۱۸﴾ ﴾

(پ١٧ حج ١٨)

(٧) ﴿ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَمَا الرَّحْمٰنُ ۗ اَنَسْجُدُ لِمَا تَاْمُرُنَا
وَزَادَهُمْ نُفُوْرًا ۩﴿۶۰﴾ ﴾ (پ ١٩ فرقان ٦٠)

(٨) ﴿ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُخْفُوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۲۵﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۩﴿۲۶﴾ ﴾

(پ١٩ نمل ٢٥۔٢٦)

(۹) ﴿اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِہَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَ ہُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ﴾ (پ۲۱ سجدہ ۱۵)

(۱۰) ﴿فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَ خَرَّ رَاکِعًا وَّ اَنَابَ فَغَفَرْنَا لَہٗ ذٰلِکَ ؕ وَ اِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰی وَ حُسْنَ مَاٰبٍ ﴾ (پ۲۳ صٓ ۲۴۔۲۵)

(۱۱) ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَ النَّہَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَہُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ بِالَّیْلِ وَ النَّہَارِ وَ ہُمْ لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ﴾

(پ۲۴ حٰمٓ السّجدۃ ۳۷۔۳۸)

(۱۲) ﴿فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَ اعْبُدُوْا ﴾ (پ۲۷ نجم ۶۲)

(۱۳) ﴿فَمَا لَہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۙ وَ اِذَا قُرِئَ عَلَیْہِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ﴾

(پ۳۰ اِنْشِقَاق ۲۰۔۲۱)

(۱۴) ﴿وَ اسْجُدْ وَ اقْتَرِبْ ﴾ (پ۳۰ علق ۱۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

”فرمانِ حمید“ کے نو حُروف کی نسبت سے قراٰنِ پاک کو چُھونے کے 9 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر وُضو نہ ہو تو قراٰنِ عظیم چُھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔ (نُورُ الْاِیضَاح ص ۱۸) ﴿۲﴾ بے چُھوئے زَبانی دیکھ کر (بے وُضو) پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں ﴿۳﴾ قراٰنِ مجید چُھونے کے لئے یا سجدۂ تلاوت یا سجدۂ شکر کے لئے تَیَمُّم جائز نہیں جب کہ پانی پر قدرت ہو۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۳۵۲) ﴿۴﴾ جس پر غُسل فرض ہو اُس کو قراٰنِ مجید چھونا اگرچِہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقَطَّعَات[1] کی انگوٹھی حرام ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ حصہ ۲ ص ۳۲۶) ﴿۵﴾ اگر قراٰنِ عظیم جُزدان میں ہو تو جُزدان پر ہاتھ لگانے میں حَرَج نہیں یونہی رومال وغیرہ کسی ایسے کپڑے سے پکڑنا جو

مدینہ

[1]: الٓمٓ ۔ كٓهٰيٰعٓصٓ ۔ يٰسٓ ۔ طٰهٰ ۔ قٓ وغیرہ حروف مُقَطَّعات کہلاتے ہیں۔

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

نہ اپنا تابع ہو نہ قرانِ مجید کا تو جائز ہے، کُرتے کی آستین، دوپٹے کے آنچل سے یہاں تک کہ چادر کا ایک کونا اس کے مونڈھے (یعنی کندھے) پر ہے دوسرے کونے سے چھونا حرام ہے کہ یہ سب اس کے تابع ہیں جیسے چولی قران مجید کے تابع تھی۔ (دُرِّمُختار، رَدُّالْمُحتار ج۱ص۳٤۸) ﴿٦﴾ قران کا ترجَمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے چھونے اور پڑھنے میں قرانِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۲ ص۳۲۷) ﴿۷﴾ کتاب یا اخبار میں آیت لکھی ہو تو اُس آیت پر نیز اُس آیت والے حصّہ کاغذ کے عین پیچھے بے وضو اور بے غُسلے کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ﴿۸﴾ جس کاغذ پر صرف آیت لکھی ہو اور کچھ بھی نہ لکھا ہو اُس کو آگے پیچھے یا کونے وغیرہ کسی بھی جگہ پر بے وضو اور بے غُسلا ہاتھ نہیں لگا سکتا۔

کلامِ پاک کے مولا مجھے آداب سکھلا دے
مجھے کعبہ دکھا دے گنبدِ خضرا بھی دکھلا دے

کتابیں چھاپنے والوں کی خدمتوں میں مَدَنی التجاء

﴿۹﴾ دینی کتابیں اور ماہنامے وغیرہ چھاپنے والوں کی خدمتوں میں درد بھری

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جو مجھ پر ایک مرتبہ دُرُود شریف پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک قیراط اجر لکھتا اور ایک قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔

مَدَنی التجاء ہے کہ سرِ ورق (TITLE) کے چاروں صفحوں میں سے کسی بھی صفحے پر آیاتِ مبارَکہ یا ان کے ترجَمے نہ چھاپا کریں کہ کتاب یا رسالہ لیتے اُٹھاتے ہوئے بے شمار مسلمان بے خیالی میں بے وُضو چھُونے میں مُبتلا ہو سکتے ہیں۔ اس ضِمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 393 پر فرماتے ہیں: آیۃِ کریمہ کو اخبار کی طَبلَق (یعنی اخبار یا رسالے کے بنڈل، پلندے یا گڈّی کے گرد لپٹے ہوئے کاغذ) یا کارڈ یا لفافوں پر چھپوانا بے ادَبی کو مُستلزِم (یعنی لازم کرتا) اور حرام کی طرف مُنجِر (یعنی لے جانے والا) ہے اُس پر چِٹّھی رَسانوں (یعنی ڈاکیوں) وغیرہم بے وُضو بلکہ جُنُب (یعنی بے غسل) بلکہ کُفّار کے ہاتھ لگیں گے جو ہمیشہ جُنُب (یعنی بے غسلے) رہتے ہیں اور یہ حرام ہے۔ قال تعالیٰ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا)
لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَؕ﴿۷۹﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اسے نہ چھوئیں مگر باوضو) مہریں لگانے کے لئے زمین پر رکھے جائیں گے پھاڑ کر ردّی میں پھینکے جائیں گے ان

بے حُرمتیوں پر آیت کا پیش کرنا اس (یعنی چھاپنے یا لکھنے والے) کا فِعل ہوا۔ ؎

کردم ازعقل سُوالے کہ بگو ایمان چیست ‏ ‏ ‏ ‏ عقل دَرگوشِ دِلم گفت کہ ایمان ادب ست

(میں نے عقل سے یہ سُوال کیا تُو یہ بتا دے کہ ایمان کیا ہے، عقل نے میرے دل کے کانوں میں کہا کہ ایمان ادب کا نام ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! ‏ ‏ ‏ ‏ صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر کسی کتاب کے سرِورق (TITLE) پر آیتِ قرانی چھپی ہوئی دیکھیں تو درخواست ہے اچّھی اچّھی نیّتیں کر کے کتاب چھاپنے والے کو مندرجہ بالا تحریر دکھایئے یا اس کی فوٹو کاپی بذریعۂ ڈاک ارسال فرمایئے اور ساتھ میں یہ بھی لکھئے کہ آپ کی فُلاں کتاب کے سرِ وَرَق پر آیتِ کریمہ دیکھی تو تحریری طور پر حاضِر ہو کر عرض گزار ہوں کہ برائے کرم! سرِ ورق پر آیاتِ مبارکہ اور ان کے ترجَمے نہ چھاپئے تا کہ مسلمان بے خیالی میں بے وضو چھونے سے محفوظ رہیں۔ جزاکَ اللّٰہُ خیراً۔ اگر پبلیشر بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللّٰہُ المبین کا عاشق ہوا تو اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

آپ کو دعاؤں سے نوازتے ہوئے آئندہ احتیاط کی نیّت کا اظہار کریگا۔

محفوظ خدا رکھنا سدا بے اَدَبوں سے
اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے اَدَبی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”قراٰن“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے ترجَمۂ قراٰن کے 4 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ بغیر تفسیر صرف ترجمۂ قراٰن نہ پڑھا جائے میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے مبارَک فتوے کے ایک جُز (یعنی حصّے) کا خلاصہ ہے: بغیر عِلمِ کثیر کے صرف ترجمۂ قُرآن پڑھ کر سمجھ لینا ممکن نہیں، بلکہ اس میں نَفع کے مقابلے میں نقصان زیادہ ہے۔ ترجَمہ پڑھنا ہے تو کسی عالِم ماہر کامل سُنّی دیندار سے پڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ مُخَرَّجہ ج ۲۳ ص ۳۸۲ مُلَخَّصاً) ﴿۲﴾ قراٰن پاک کو سمجھنے کے لئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، ولیٔ نعمت، اِمامِ اہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو لوگوں میں وہ کنجوس ترین شخص ہے۔

رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلَّت، حامیِ سنّت، ماحیِ بدعت، عالِمِ شریعت، پیرِ طریقت، امامِ عشق ومحبت، باعثِ خیر وبرکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کا شُہرۂ آفاق ترجَمۂ قران **"کنزُ الایمان"** مع تفسیر **"خزائنُ العِرفان"** (از حضرت علامہ مولانا سیّد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی) حاصل کیجئے ﴿۳﴾ روزانہ قران پاک کی کم از کم 3 آیات (مع ترجمہ وتفسیر) کی تلاوت کے مَدَنی انعام[1] پر عمل کیجئے، ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکتیں آپ خود ہی دیکھ لیں گے ﴿۴﴾ دعوتِ اسلامی کے تنظیمی انداز کے مطابق ہر مسجد کو ایک ذیلی حلقہ قرار دیا گیا ہے۔ تمام ذیلی حلقوں میں روزانہ نمازِ فجر کے بعد اجتماعی طور پر

مدینہ

[1]: صحیح اسلامی زندگی گزارنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں اسلامی بھائیوں کیلئے 72 اور اسلامی بہنوں کیلئے 63 مدنی انعامات بصورتِ سُوالات دیئے گئے ہیں کئی خوش نصیب روزانہ "فکرِ مدینہ" کرکے حسبِ توفیق جوابات کی خانہ پُری کرتے اور ہر مدنی ماہ کی 10 تاریخ کے اندر اندر اپنے ذمّے دار کو جمع کرواتے ہیں۔ مکمل طریقہ جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ سے "مدنی انعامات" نامی رسالہ حاصل کیجئے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر مکتبۃ المدینہ کے تقریباً سبھی رسائل دیکھے اور ان کے پرنٹ نکالے جاسکتے ہیں۔

تین آیات کی تلاوت مع ترجمۂ کنز الایمان وتفسیر خزائن العرفان کے مَدَنی حلقے کا ہَدَف ہے۔ اگر مُیَسَّر ہو تو اسلامی بھائی اس میں شرکت کی سعادت پائیں۔

"کنز الایمان" اے خدا میں کاش! روزانہ پڑھوں
پڑھ کے تفسیر اِس کی پھر اُس پر عمل کرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"رب" کے دو حُروف کی نسبت سے مقدّس اوراق کو دفن کرنے یا ٹھنڈے کرنے کے 2 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ اگر مُصْحَف (یعنی قران) شریف پُرانا ہوگیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تِلاوت کی جائے اور یہ اَندیشہ ہے کہ اِس کے اَوراق مُنتَشِر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر اِحتِیاط کی جگہ دَفْن کیا جائے اور دَفْن کرنے میں اس کیلئے لَحد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قِبلہ کی دیوار کو اِتنا کھودیں کہ سارے مُقَدَّس اَوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مِٹّی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ

فرمانِ مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُود پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

لگا کر چھت بنا کر مِٹّی ڈالیں کہ اس پر مِٹّی نہ پڑے، **مُصْحَف شریف** پُرانا ہو جائے تو اُس کو جلایا نہ جائے۔(بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۳۸ مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی) **﴿۲﴾ مُقَدَّس اَوْرَاق** کم گہرے سَمُندر، دریا یا نہر میں نہ ڈالے جائیں کہ عُموماً بہ کر کَنارے پر آ جاتے اور سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ **ٹھنڈا کرنے کا طریقہ** یہ ہے کہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وَزنی پتّھر ڈال دیا جائے نیز تھَیلی یا بوری پر چند جگہ اس طرح چیرے لگائے جائیں کہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے ورنہ پانی اَندر نہ جانے کی صُورت میں بعض اَوقات میلوں تک تیرتی ہوئی کَنارے پہُنچ جاتی ہے اور کبھی گنوار یا کُفّار خالی بوری حاصل کرنے کے لالچ میں مُقدّس اَوراق کَنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اِتنی سخت بے اَدبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عُشّاق کا کلیجہ کانپ اُٹھے! مُقَدّس اَوراق کی بوری گہرے پانی تک پہُنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاوُن حاصل کیا جا سکتا ہے مگر بوری میں چیرے ہر حال میں

ڈالنے ہوں گے۔

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"کلامُ اللّٰہ" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے مُتَفَرِّق 8 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ قرانِ مجید کو جُزدان وغِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ صَحابہ وتابعین رضی اللہ تعالٰی عنہم اجمعین کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۶ ص ۱۳۹) ﴿۲﴾ قرانِ مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرانِ مجید نیچے ہو۔ (ایضاً) ﴿۳﴾ لُغت ونَحو وصَرف (تینوں عُلوم) کا ایک (ہی) مرتبہ ہے، ان میں ہر ایک (علم) کی کتاب کو

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرود پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔

دوسرے کی کتاب پر رکھ سکتے ہیں اور ان سے اوپر **عِلمِ کلام** کی کتابیں رکھی جائیں ان کے اوپر **فِقہ** اور **احادیث و مَواعِظ و دعواتِ ماثُورہ** (یعنی قراٰن و احادیث سے منقول دعائیں) فِقہ سے اوپر اور **تفسیر** کو ان کے اوپر اور **قراٰنِ مجید** کو سب کے اوپر رکھے۔ قرآن مجید جس صَندُوق میں ہو اس پر **کپڑا** وغیرہ نہ رکھا جائے۔ (فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۳۔۳۲۴) ﴿٤﴾ کسی نے مَحض **خیر و بَرَکت** کے لیے اپنے مکان میں قراٰنِ مجید رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعِثِ **ثواب** ہے۔ (فتاویٰ قاضی خان ج ۲، ص ۳۷۸) ﴿۵﴾ بے خیالی میں **قراٰنِ کریم** اگر ہاتھ سے چُھوٹ کر یا طاق وغیرہ پر سے زمین پر تشریف لے آیا (یعنی گر پڑا) تو نہ گناہ ہے نہ کوئی کفّارہ ﴿٦﴾ گستاخی کی نیّت سے کسی نے معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ پاک زمین پر دے مارا یا بہ نیّتِ توہین اِس پر پاؤں رکھ دیا تو **کافر** ہو گیا ﴿۷﴾ اگر قراٰنِ مجید ہاتھ میں اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر حَلَف یا قَسَم کا لفظ بول کر کوئی بات کی تو یہ بَہُت "سخت قَسَم" ہوئی اور اگر حَلَف یا قَسَم کا لفظ نہ بولا تو صِرف

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔

قرانِ کریم ہاتھ میں اُٹھا کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر بات کرنا نہ قَسَم ہے نہ اس کا کوئی کفّارہ۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۳ص ۵۷۴ ۔ ۵۷۵ مُلَخَّصاً) ﴿۸﴾ اگر مسجِد میں بَہُت سارے قرانِ پاک جمع ہوگئے اور سب استِعمال میں نہیں آرہے، رکھے رکھے بوسیدہ ہو رہے ہیں تب بھی انہیں ھدِیَّۃً دے کر (یعنی بیچ کر) ان کی قیمت مسجِد میں صَرف نہیں کر سکتے۔ البتّہ ایسی صورت میں وہ قرانِ پاک دیگر مساجِد و مدارِس میں رکھنے کیلئے تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱۶ص ۱۶۴ مُلَخَّصاً)

ہر روز میں قران پڑھوں کاش خدایا
اللہ! تلاوت میں مرے دل کو لگا دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے
ایصالِ ثواب کے 5 مَدَنی پھول

﴿۱﴾ سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ مشکبار ہے: مُردہ کا حال

قبر میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانند ہے کہ وہ شدّت سے اِنتظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی دعا اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اسے پہنچتی ہے تو اس کے نزدیک وہ دنیا و مَافِیْھا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قبر والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقین کی طرف سے ہدِیّہ کیا ہوا ثواب پہاڑوں کی مانند عطا فرماتا ہے، زندوں کا ہدیّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے "دعائے مغفرت کرنا ہے"۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۰۳ حدیث ۷۹۰۵) ﴿۲﴾ طَبَرانی میں ہے: "جب کوئی شخص مَیِّت کو اِیصالِ ثواب کرتا ہے تو جبرئیل علیہ السلام اسے نُورانی طباق میں رکھ کر قبر کے کَنارے کھڑے ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں: "اے قبر والے! یہ ہدِیّہ (تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قَبول کر۔" یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اس کے پڑوسی اپنی محرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج۵ ص۳۷ حدیث ۶۵۰۴ دار الفکر بیروت)

قبر میں آہ! گھپ اندھیرا ہے
فضل سے کردے چاندنا یارب!

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

﴿۳﴾ **تلاوتِ قراٰن** کے ساتھ ساتھ **فرض**، واجِب، سنّت، نَفل، نَماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، بیان، درس، مَدَنی قافلے میں سفر، مَدَنی انعامات، نیکی کی دعوت، دینی کتاب کا مُطالَعہ، مَدَنی کاموں کیلئے اِنفرادی کوشش وغیرہ ہر نیک کام کا **ایصالِ ثواب** کر سکتے ہیں۔

ایصالِ ثواب کا طریقہ

﴿٤﴾ ''ایصالِ ثواب'' کوئی مشکل کام نہیں صرف اتنا کہہ دینا یا دل میں نیّت کر لینا بھی کافی ہے کہ مَثَلاً **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ ! میں نے جو قراٰنِ پاک پڑھا (یا فُلاں فُلاں عمل کیا) اس کا ثواب میری والِدہ مرحومہ کو پہنچا۔'' اِن شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ثواب پَہُنچ جائے گا۔

فاتِحہ کا طریقہ

﴿۵﴾ آج کل مسلمانوں میں خُصُوصاً کھانے پر جو **فاتحہ کا طریقہ** رائج ہے وہ بھی بہت اچّھا ہے، اس دوران تلاوت وغیرہ کا بھی ایصالِ ثواب کیا جا سکتا ہے۔ جن کھانوں کا ایصالِ ثواب کرنا ہے وہ سارے یا سب میں سے تھوڑا

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم) جو مجھ پر درودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

تھوڑا کھانا نیز ایک گلاس میں پانی بھر کر سب کچھ سامنے رکھ لیجئے۔

اب "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ " پڑھ کر ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾
وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَلَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۠﴿۶﴾

تین بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ﴿۲﴾ لَمْ يَلِدْ ۙ۬ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ﴿۳﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۠﴿۴﴾

ایک بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾
وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۠﴿۵﴾

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم): مجھ پر دُرود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰہِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ٪﴿۶﴾

ایک بار

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ۙ﴿۱﴾ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ ؕ﴿۳﴾ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ؕ﴿۴﴾ اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ ٪﴿۷﴾

ایک بار

الٓـمّٓ ۚ﴿۱﴾ ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚۖۛ فِیۡہِ ۚۛ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَیۡبِ وَ یُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ مِمَّا رَزَقۡنٰہُمۡ یُنۡفِقُوۡنَ ۙ﴿۳﴾ وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡکَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِکَ ۚ وَ بِالۡاٰخِرَۃِ ہُمۡ یُوۡقِنُوۡنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ہُدًی مِّنۡ رَّبِّہِمۡ ٭ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۵﴾

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم): تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔

پڑھنے کے بعد یہ پانچ آیات پڑھیے:

﴿۱﴾ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۳﴾ (پ ۲ البقرۃ:۱۶۳)

﴿۲﴾ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ (پ ۸ الاعراف:۵۶)

﴿۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ (پ ۱۷ الانبیآء:۱۰۷)

﴿۴﴾ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ﴿۴۰﴾ (پ ۲۲ الاحزاب:۴۰)

﴿۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ (پ ۲۲ الاحزاب:۵۶)

اب دُرُود شریف پڑھئے:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس کے بعد پڑھے:

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾

اب ہاتھ اٹھا کر فاتحہ پڑھانے والا بلند آواز سے "اَلْفَاتِحَہ" کہے۔ سب لوگ آہستہ سے سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ اب فاتحہ پڑھانے والا اس طرح اعلان کرے: "آپ نے جو کچھ پڑھا ہے اُس کا ثواب مجھے دیدیجئے"۔ تمام حاضرین کہہ دیں: "آپکو دیا"۔ اب فاتحہ پڑھانے والا **ایصالِ ثواب** کر دے۔

اِیصالِ ثواب کیلئے دعا کا طریقہ

یا اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھا گیا (اگر کھانا وغیرہ ہے تو اس طرح سے بھی کہیے) اور جو کچھ کھانا وغیرہ پیش کیا گیا ہے بلکہ آج تک جو کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل ہو سکا ہے اس کا ثواب ہمارے ناقص عمل کے لائق نہیں بلکہ اپنے کرم کے شایانِ شان مرحمت فرما۔ اور اسے ہماری جانب سے اپنے پیارے محبوب، دانائے غُیُوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

کی بارگاہ میں نذر پہنچا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے توسُّط سے تمام انبیائے کرام عَلَیھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام تمام صَحابہ کرام علیہم الرضوان تمام اولیائے عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلام کی جناب میں نذر پہنچا۔ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے توسُّط سے سیّدُنا آدم صَفِیُّ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے لیکر اب تک جتنے انسان و جِنّات مسلمان ہوئے یا قیامت تک ہوں گے سب کو پہنچا۔ اس دوران جن جن بُزرگوں کو خُصُوصاً ایصالِ ثواب کرنا ہے ان کا نام بھی لیتے جائیے۔ اپنے ماں باپ اور دیگر رشتے داروں اور اپنے پیر و مرشِد کو بھی ایصالِ ثواب کیجئے۔ (فوت شُدگان میں سے جن جن کا نام لیتے ہیں ان کو خوشی حاصل ہوتی ہے) اب حسبِ معمول دعا ختم کر دیجئے۔ (اگر تھوڑا تھوڑا کھانا اور پانی نکالا تھا تو وہ کھانوں اور پانی میں واپس ڈال دیجئے)

ثواب اعمال کا میرے تو پہنچا ساری اُمّت کو
مجھے بھی بخش یا رب بخش اُن کی پیاری اُمّت کو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمّد

’’عمامہ باندھنا سنّت ہے‘‘ کے سترہ حُروف کی نسبت سے عمامے کے 17 مَدَنی پھول

چہ فرامینِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ عمامے کے ساتھ دو رَکعت نَماز بغیر عمامے کی سَتّر (70) رَکعتوں سے اَفضل ہیں (اَلْفِردَوس بمأثور الخطّاب ج۲ص۲۶۵ حدیث۳۲۳۳ دارالکتب العلمیۃ بیروت) ﴿2﴾ ٹوپی پر عمامہ ہمارے اور مشرکین کے درمیان فرق ہے ہر پیچ پر کہ مسلمان اپنے سر پر دے گا اس پر روزِ قیامت ایک نور عطا کیا جائے گا (اَلجامعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص ۳۵۳ حدیث ۵۷۲۵) ﴿3﴾ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اوراس کے فِرِشتے دُرُود بھیجتے ہیں جمعے کے روز عمامے والوں پر (اَلفِردَوس بمأثور الخطّاب ج۱ص۱۴۷ حدیث۵۲۹) ﴿4﴾ عمامے کے ساتھ نَماز دس ہزار نیکیوں کے برابر ہے (ایضاً ج۲ص ۴۰۶ حدیث ۳۸۰۵، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ص۲۲۰) ﴿5﴾ عمامے کے ساتھ ایک جُمُعہ بغیر عمامے کے سَتّر (70) جُمُعوں کے برابر ہے (تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکِر ج۳۷ص۳۵۵ دارالفکر بیروت) ﴿6﴾ عمامے عرب کے تاج ہیں تو عمامہ باندھو تمہارا وقار بڑھے گا اور جو عمامہ

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

باندھے اُس کے لئے ہر پیچ پر ایک نیکی ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ٥ ص ٢٠٢ حدیث ١٤٥٣٦) ﴿7﴾ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات کی کتاب، بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 303 پر ہے: عمامہ کھڑے ہو کر باندھے اور پاجامہ بیٹھ کر پہنے، جس نے اس کا الٹا کیا (یعنی عمامہ بیٹھ کر باندھا اور پاجامہ کھڑے ہو کر پہنا) وہ ایسے مرض میں مبتَلا ہو گا جس کی دوا نہیں ﴿8﴾ مناسِب یہ ہے کہ عمامے کا پہلا پیچ سر کی سیدھی جانب جائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ ص ١٩٩) ﴿9﴾ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے مبارَک عمامے کا شملہ عُمُوماً پُشت (یعنی پیٹھ مبارک) کے پیچھے ہوتا تھا اور کبھی کبھی سیدھی جانب، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان دو شملے ہوتے، اُلٹی جانب شملہ کا لٹکانا خلافِ سنّت ہے۔ (اشعۃ اللّمعات ج ٣ ص ٥٨٢) ﴿10﴾ عمامے کے شملے کی مقدار کم از کم چار انگل اور زیادہ سے زیادہ (آدھی پیٹھ تک یعنی تقریباً) ایک ہاتھ (فتاوٰی رضویہ ج ٢٢ ص ١٨٢) ﴿11﴾ عمامہ قبلہ رُو کھڑے کھڑے

باندھے۔ (کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدِّھْلَوِی ص۳۸) ﴿13-12﴾ عمامہ میں سنّت یہ ہے کہ ڈھائی گز سے کم نہ ہو، نہ چھ گز سے زیادہ اور اس کی بندِش گنبد نُما ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص۱۸۶) ﴿15-14﴾ رومال اگر بڑا ہو کہ اتنے پیچ آسکیں جو سر کو چھپالیں تو وہ عمامہ ہی ہوگیا اور چھوٹا رومال جس سے صرف دو ایک پیچ آسکیں لپیٹنا مکروہ ہے (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۷ ص ۲۹۹) ﴿16﴾ عمامہ اُتارتے وَقت (بندھا بندھا یا رکھ دینے کے بجائے) ایک ایک کر کے پیچ کھولا جائے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۰) ﴿17﴾ مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثِین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحَدِّث دِہلَوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: دَستارِ مُبارَک آنحَضرَت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم دَر اَکثَر سَفَید بُود وَگاہے سِیاہ اَحیاناً سَبز۔ نبیِّ اکرم کا عمامہ شریف اکثر سفید، کبھی سیاہ اور کبھی سبز ہوتا تھا۔

(کَشْفُ الْاِلْتِبَاس فِی اسْتِحْبَابِ اللِّبَاس ص۳۸ دار احیاء العلوم باب المدینہ کراچی)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم) مجھ پرؤرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سبز رنگ کا عمامہ شریف بھی سبز سبز گنبد کے مکین، رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے سرِ انور پر سجایا ہے، **دعوتِ اسلامی** نے سبز سبز عمامے کو اپنا شِعار بنایا ہے، **سبز سبز عمامے کی بھی کیا بات ہے! میرے مکّی مَدَنی آقا، میٹھے میٹھے مصطفےٰ** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے روضۂ انور پر بنا ہوا جگمگ جگمگ کرتا گنبد شریف بھی سبز سبز ہے! **عاشقانِ رسول** کو چاہئے کہ سبز سبز رنگ کے عمامے سے ہر وقت اپنے سر کو "سرسبز" رکھیں اور سبز رنگ بھی "گہرا" ہونے کے بجائے ایسا پیارا پیارا اور نکھرا نکھرا سبز ہو کہ دُور دُور سے بلکہ رات کے اندھیرے میں بھی سبز سبز گنبد کے سبز سبز جلووں کے طفیل جگمگاتا نور برساتا نظر آئے۔

نہیں ہے چاند سورج کی مدینے کو کوئی حاجت
وہاں دن رات اُن کا سبز گنبد جگمگاتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد